

قانون دیت کے متعلق چند وضاحتیں

نعیم صدیقی

ضروری استثنا

۱۔ یہ تحقیق ضروری ہے کہ آیا کوئی شخص اپنی کسی غلطی کی وجہ سے خواہ مخواہ گاڑی کی زد میں تو نہیں آ گیا۔ مثلاً یکایک کود کر یا دوڑ کر حادثے کا شکار ہو جانا۔ ایسی صورت میں ذمہ داری ڈرائیور پر عائد نہ ہوگی۔

۲۔ اگر کسی گاڑی کا ٹائی رابر کھل جائے یا بریکیں فیل ہو جانے کی وجہ سے غیر متوقع طور پر بد نصیبی کی وجہ سے کوئی جانی نقصان ہو جائے تو ایسی صورت میں بھی ڈرائیور کی ذمہ داری نہ ہوگی۔

۳۔ اگر سڑک کے نشیب و فراز کی وجہ سے یکایک کوئی گڑھا یا دراڑ سامنے آ جائے۔ ڈھکن کے بغیر کوئی مین ہول منہ کھولے سامنے ہو، سڑک کے کسی شکستہ یا نشینی جگہ میں پانی کچھڑ زیادہ مقدار میں جمع ہوں، اور یہ چیزیں گاڑی کو یکایک موٹے کا باعث ہوں، یا کسی موٹر پر اچانک کوئی گاڑی، سکوٹر یا سائیکل یا بیل گاڑی یا اونٹ یا بھینس سامنے آ جائیں تو ڈرائیور مجبور ہو کر حالت اضطرار میں گاڑی کو کسی محفوظ جانب موڑے تو اس صورت میں بھی قتل خطا کا قانون لاگو نہیں ہوگا۔ کیونکہ ڈرائیور نے گاڑی اور اس کے بیس تیس مسافروں کے زیادہ بڑے نقصان سے بچاؤ کے لیے کم نقصان کی ایک غیر اختیاری صورت اختیار کی۔ اس کا فعل اضطراری محسوب ہوگا۔

نوٹ: مگر ایسے بہت سے امور کے لیے جج، مجسٹریٹ کو خود موقع پر جانا چاہیے۔ اسلامی روایت بھی یہی ہے۔

دیت کی رقم کے بوجھ کی تقسیم :

۱۔ ڈرائیور : اس کے مالی حالات، جائیداد اور تنخواہ کا لحاظ رکھ کر رقم کا تعین کیا جائے۔ (مثلاً ۱۰ یا ۱۲)۔ تین سال میں عائد ہونے والی اقساط کی صورت میں وصولی کا انتظام۔

۲۔ ٹرانسپورٹرز یا گاڑی کی مالک فرم یا شخص کا حصہ۔

۳۔ حکومت پولیس، ٹریفک پولیس، محکمہ تعمیرات و شاہرات، محکمہ نقل و حمل وغیرہ، عاقلہ مؤخر الذکر کو کم از کم مجموعی دیت کا ۲۵ حصہ ادا کرنا چاہیے۔ لیکن اگر قتلِ خطا کا مجرم ذاتی طور پر ۲۵ حصہ ادا کرنے کے بھی ذرائع نہ رکھتا ہو تو پھر ”عاقلہ“ کو کمی پوری کر نی ہوگی۔

۴۔ آخری مرتبہ پر عاقلہ حکومت (یا اس کا بیت المال) ہے۔ اسے ڈرائیور اور اس کی عاقلہ کی امکانی ادائیگی کی کمی پوری کر نی ہوگی، اور اگر اقل الذکر دونوں فریق کچھ بھی نہ کر سکیں، یعنی ڈرائیور نادار ہو اور اس کے سامنے کوئی عاقلہ نہ ہو تو پھر عاقلہ حکومت ہوگی۔

ناقلہ سے مراد :- برادری، خاندان، فرم، ایسوسی ایشن، یونین، ہر محکمہ سرکار، چیمبر آف کامرس، چیمبر آف ایکریچر وغیرہ، جن سے وابستہ آدمی ہمدردی اور مدد امداد کا متوقع ہوتا ہے۔

۵۔ قتلِ خطا کا مرتکب ڈرائیور جتنا کچھ ادا کر سکے (ضروری تحقیق کر لی جائے) اس کا باقی حصہ عاقلہ کو دینا ہوگا جس میں متذکرہ بالا گروپس میں سے جو بھی شامل ہوگا وہ سب حصہ دار ہوں گے۔ آخری ذمہ داری حکومت پر ہوگی۔

۶۔ آسان طریقہ : گاڑیوں کے مالک اگر ٹرانسپورٹرز ہوں یا فرم یا ادارے ہوں تو وہ ماہانہ فی گاڑی (مثلاً ۵ یا ۱۰ روپے) ایک روٹ میں جمع کریں۔ اس سلسلے کو وسیع تر کرنے کے لیے تمام ٹرانسپورٹ ایجنسیوں، فرموں اور ایسوسی ایشنوں کا فنڈ اکٹھا کر لیا جاسکتا ہے۔

یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہر ڈرائیور کی تنخواہ کے مطابق ایک پلیسہ فی روپیہ یا علی الحساب ۴،۲ روپے جمع ہوں۔ اگر ڈرائیور کوئی حادثہ نہ کرے تو اس کی جمع شدہ رقم اختتام ملازمت پر ادا کر دی جائے۔ ورنہ ڈیٹ فنڈ میں محفوظ رہے۔ یہ فنڈ کسی بھی صورت میں سودی بیمہ والی شکل اختیار نہ کرے۔

تیسری طرف عاقلہ کا ایک بڑا حصہ حکومت اور اس کے متعلقہ محکمے ہیں۔ سڑکوں اور ٹریفک کی غرابیوں، نشوونوں پر ناجائز لائسنسوں کا اجراء، ازکار رفتہ اور دھواں چھوڑنے والی خستہ حال گاڑیوں کو سڑک پر لانے کے لیے اجازت نامے دینے کی ذمہ داری اور اور لوڈنگ وغیرہ سب کا وبال حکومت پر پڑتا ہے۔ لہذا کم سے کم نصف دیت حکومت یا اس کے متعلقہ محکمے ادا کریں۔ میرا خیال ہے کہ دیت کے فریقوں کا سمجھوتہ حسب ذیل فارمولے پر ہونا چاہیے۔

۱۔ ڈرائیور / ۳۰۰۰۰ (خاصی موٹر رقم ہے)

۲۔ عاقلہ (ا) برادری، کمپنی، محکمہ، ایسوسی ایشن، فرم وغیرہ / ۴۰۰۰۰ روپے
(ب) حکومت اور اس کے محکمے / ۴۰۰۰۰ روپے

ٹوٹل = / ۱۴۰۰۰۰ روپے

نوٹ۔ ڈرائیوروں اور متعلقہ مالکان یا فرموں وغیرہ کو یہ خیال کرنا چاہیے کہ پچھلے دنوں کئی واقعات ایسے ہوئے ہیں کہ جس گاڑی کی نہ دیں کوئی شخص آیا اس گاڑی کو لوگوں نے موقع پر ہی جلا دیا۔ اور یہ نقصان بالعموم / ۱۴۰۰۰۰ روپے سے اول تو زیادہ ہوتا ہے، ورنہ کچھ ہی کم۔ دیت کا قانون اس متذکرہ نقصان سے بہتر ہے۔
احتیاطی تدابیر:-

۱۔ سڑکوں کی چوڑائی، موڑوں اور چوڑا ہوں کی درستگی کا خاص اہتمام کرنا،

۲۔ لیکن اگر ڈرائیور کے املاک اور آمدنی میں کم گنجائش نکلے یا سرے سے وہ کچھ بھی دینے کے قابل نہ ہو تو پوری رقم دو حصوں میں غیر سرکاری عاقلہ اور حکومت پر تقسیم کی جاسکتی ہے۔

گرفتاروں اور شکستگی کو فروا بردھ کرنا، کسی بھی خلل انداز چیز کے راستے میں ہونے کی صورت میں ۲ فرلانگ پہلے سے اتنا ہی بورڈ لگانا، ٹریفک کے نشانات نصب کرنا، جا بجا رفتاروں کا تعین کرنا نہایت ضروری ہے اور متحرک گاڑیوں ان کی چیکنگ کی جائے۔

۲۔ لائسنس صرف ان لوگوں کو دیئے جائیں جو باقاعدہ منظور شدہ رجسٹرڈ ٹریفنگ ادارے سے ضابطے کا ڈپلومہ لے کر نکلیں گے۔ اور لائسنس دینے والی اتھارٹی ہر ماہ یا ہر سہ ماہی کو تاریخ مقرر کر کے ایک بورڈ ڈسٹ لینے کے لیے مقرر کرے جس میں ایک رکن پولیس کا افسر، ایک بلدیاتی کونسلر اور ایک وفاقی یا صوبائی رکن اسمبلی ہو۔ ان کے متفقہ فیصلے پر لائسنس جاری ہو۔

۳۔ ترقی یافتہ ملکوں کے معیار سے کم سہی، مگر شہروں اور بیرون شہر کی سڑکوں پر پولیس کی گاڑیاں نگرانی کے لیے گشت کریں۔ اور موقع پر جرمانہ کریں جو ہر غلطی کے لیے یہ طور ضابطہ مقرر ہو۔ اور سڈپ بک یا ٹکٹ بک پر درج ہو جائے۔

۴۔ بہت پرانی (مثلاً دس سال جن پر گذر چکے ہوں)، یا ڈیزل کا ڈھواں چھوٹنے والی گاڑیاں سڑکوں پر لانے کی قطعی ممانعت کر دی جائے اور اگر کوئی خلاف ورزی کرے تو جرمانے کیے جائیں۔

۵۔ اور لوڈنگ کو شدید ترین جرم قرار دیا جائے اور اس سلسلہ میں بھی چیکنگ کا متحرک انتظام گاڑیوں کو پکڑے اور ان پر فی زائد سواری بھاری جرمانہ کرے۔ نیز جو لوگ پائیداروں پر کھڑے یا چھتوں پر کھڑے ہوئے یا لٹکے ہوئے یا بیڑھیوں پر لٹکے ہوئے ہیں، ان پر انفرادی جرمانے کئے جائیں۔ چاہے ان کی مقدار ۱۰، ۵ روپے ہی ہو۔

اس قسم کے اہم معاملات جن کی وسعت زیادہ ہو د یعنی بہت سے مجرموں کا معاملہ ہو اور خطرہ ہو کہ وہ مقابلہ کریں گے یا بھاگ نکلیں گے ان کے لیے یا تو پولیس ٹیم بڑی تعداد میں نکلتے یا پھر کسی اگلے بڑے پولیس اسٹیشن کو اطلاع کر کے مزید پولیس چند میل آگے سڑک پر منگوانے کا انتظام کیا جائے۔

۶۔ اگر گاڑیاں باہم دگر رہیں کریں اور آگے نکلنے کی کوشش کریں تو سہر دیکھنے والے کا فرض ہے کہ خود مسافروں کو بھی کہ وہ گاڑی سے اترنے کے بعد اس کا تیر کسی ٹریفک والے کو درج کر کے شکایت لکھا دیں۔ مگر ان پولیس گاڑی اگر خود موقع پر پہنچ جائے تو وہ دونوں پر بھاری جرمانے کرے یا چالان کرادے یا الگ کسی قریبی پولیس اسٹیشن کو بذریعہ ٹیلی فون مطلع کر دے۔

۷۔ یہ قاعدہ بنادیا جائے کہ خاص خاص مقامات جو شہروں میں سڑکیں پار کرنے کے لیے مقرر کیے جائیں۔ وہاں اگر لوگ گزرنے کے لیے کھڑے ہوں تو لازم ہے کہ گاڑیاں نشانات مقررہ پر رُک جائیں اور لوگوں کے گزر جانے کے بعد چلیں۔

حفاظتی تدابیر میں اضافہ

استعمال شدہ گاڑیوں کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھنے سے پہلے ہر ڈرائیور کو ان تمام پارٹس کا جائزہ لینا چاہیے، جن کی خرابی کسی حادثے کا باعث بن کر مسافروں کے لیے باعث پریشانی اور کسی پیدل یا سائیکل سوار یا موٹر سائیکلسٹ کے لیے یا غیر مشینی گاڑیوں کے لیے نقصان دہ ہو سکتی ہے۔

اس کے لیے باقاعدہ فارم پر ہر ڈرائیور دستخط کر کے سٹیزنگ سنبھالے کہ میں نے فلاں فلاں چیزیں چیک کر لی ہیں۔ خانے بنا کر ایسے ضروری پارٹس کا اندراج کیا جائے۔

خاص طور پر بریکیں ایسی ہونی چاہئیں کہ اگر کسی خطرناک صورت میں گاڑی کو یکایک روکنا پڑے تو بریکیں پیہیوں کو فوراً کس لیں۔

نوٹ: قانون شریعت کی برکت دیکھیے کہ اعلان ہوتے ہی حادثات کی تعداد

بہت کم ہو گئی ہے۔ اور رفتاروں پر کنٹرول ہونے لگا ہے۔ پہلے تو گویا

کوئی احساس ذمہ داری بظاہر ہی نہیں۔